وما آتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا




# مسند عبدالرحمن بن عوف

تالیف

## احمد بن محمد بن عیسی البرتی رحمہ اللہ

(م ۲۸۰ھ)

ترجمہ، تخریج، تشریح

**حافظ حامد محمود الخضری**

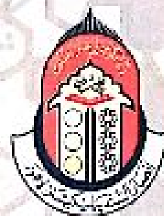
نظر ثانی

**پروفیسر ڈاکٹر عبدالرؤف ظفر**

تقریظ

**شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ**





انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

# تقریظ

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على أشرف الأنبياء والمرسلين وعلى آله وصحبه ومن اقتدىٰ بهديه ونهج بنهجه وسن بسنته إلى يوم الدين .

أما بعد!

زیرنظر کتاب درحقیقت ایک عظیم الشان حدیث کی کتاب ہے، یہ حدیث کی کتاب امام احمد بن محمد بن عیسیٰ البرتی (م ۲۲۸ھ) کی (مفقود) مسند سے محض مسند عبدالرحمٰن بن عوف ہے۔ جس میں کل 52 عظیم الفوائد روایات ہیں۔ ان روایات سے نشر دین اور غلبہ دین کے تعلق سے بہت سے زریں قواعد وفوائد حاصل ہوتے ہیں۔

حافظ حامد محمود ﷾ نے بڑی محنت کے ساتھ ترجمہ، تخریج اور علمی شرح سے آراستہ کیا ہے، حافظ صاحب کو اللہ تعالیٰ نے خدمت حدیث کے تعلق سے بڑا نفیس ذوق عطا فرمایا ہے، کتاب پر کام کا اسلوب ان کے اخلاص اور محبت منہج سلف صالحین کا مظہراتم ہے۔

بھائی ابوحمزہ عبدالخالق صاحب ﷾ میرے بہت زیادہ شکر وامتنان کے مستحق ہیں، جنہوں نے کتب حدیث کی خدمت کا بیڑا اٹھایا ہوا ہے۔ فجزاه الله عني وعن المسلمين خير الجزاء .

اس کتاب کی طباعت میں جن جن دوستوں کا کسی بھی اعتبار سے تعاون شامل ہے، سب کے لیے اخلاص نیت اور عند اللہ قبولِ حسن کی دعا کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ اس کتابِ نافع کا نفع عام فرمادے اور ہمیں اپنے پیارے پیغمبر محمد ﷺ کی احادیث مبارکہ کے خدام کے زمرہ میں شامل فرمالے۔ روز افزوں یہ تمنا وخواہش بڑھتی جارہی ہے کہ اللہ رب العزت روزِ حشر طلبۃ الحدیث کے قدموں میں جگہ عطا فرمادے، اللهم آمين .

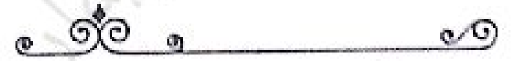
وصلى الله على نبينا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين

وکتبه

عبداللہ ناصر رحمانی

سرپرست: ادارہ انصار السنۃ پبلی کیشنز

# فہرست



# سیّدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ

وہ ان آٹھ خوش نصیب ہستیوں میں سے ایک تھے جو سب سے پہلے ایمان لائے۔ وہ ان دس نیک بخت اشخاص میں سے ایک تھے جنھیں جنت کی بشارت سے نوازا گیا۔ وہ ان چھ اصحاب شوریٰ میں سے ایک تھے جنھیں جناب عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بعد خلیفہ کا انتخاب کرنے کے لیے مقرر کیا گیا تھا، اور وہ ان مخصوص علماء صحابہ میں سے ایک تھے جن کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں فتویٰ دینے کا مجاز قرار دیا گیا۔ وہ ایسے صحابی تھے کہ جن کی اقتداء میں جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا فرمائی تو یہ ہیں عبدالرحمٰن بن عوف! اللہ ان سے راضی ہو اور ان کو راضی کرے۔ آمین

عبدالرحمٰن بن عوف بن عبد عوف بن عبد حارث بن زہرہ بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی۔ ان کا نسب چھٹی پشت پر جا کر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے مل جاتا ہے۔

زمانہ جاہلیت میں ان کا نام عبدالکعبہ تھا۔ وہ ان پانچ خوش نصیبوں میں سے تھے جنھوں نے ابتدا ہی میں سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی دعوت پر اسلام قبول کرلیا۔ ان کے علاوہ اس وقت تک سیّدنا عثمان بن عفان، زبیر بن العوام، طلحہ بن عبید اللہ اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم مسلمان ہوئے تھے۔

ابھی تک اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم دارِ ارقم نہیں گئے تھے کہ ان کا نام تبدیل کر کے عبدالرحمٰن رکھ دیا۔ [1] ان کے والد عوف کا تعلق قبیلہ بنوزہرہ سے تھا۔ ان کی والدہ کا نام شفاء تھا۔ ان کا تعلق بھی بنوزہرہ سے تھا۔ سیّدنا عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے والدین آپس میں چچا زاد تھے۔ یہ ہجرت سے ۴۴ سال پہلے پیدا ہوئے۔ قبول اسلام کے وقت ان کی عمر کم و بیش ۳۰ سال تھی۔ عمر میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ۱۰ سال چھوٹے تھے۔ قریشی النسل تھے۔

سیّدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ عشرہ مبشرہ میں سے تھے اور شروع ہی سے پاکیزہ نفس انسان تھے۔ اپنی سلامت روی کی بدولت زمانہ جاہلیت ہی میں شراب چھوڑ دی تھی۔ ان کے والد عوف ایک تاجر تھے۔ زمانہ جاہلیت میں وہ تجارت کے لیے یمن گئے ہوئے تھے کہ راستے میں ان کے دشمنوں نے انھیں قتل کردیا۔ ان کی

[1] المعجم الكبير للطبراني: ١/ ١٢٦، حديث: ٢٥٣، ٢٥٤.

ہے۔ متن و سند کی مقبولیت کے لئے کڑی شرائط رکھیں۔ اس میں مرفوع کے علاوہ مقطوع احادیث اور آثار صحابہ بھی ہیں۔ [1]

امام ممدوح رحمہ اللہ کے بیٹے عبداللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"قلت لأبي لم كرهت وضع الكتاب و قد عملت المسند فقال: عملت هذا الكتاب إماما إذا اختلف الناس في سنة عن رسول الله رجع إليه." [2]

"میں نے اپنے والد احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ آپ کتابیں مرتب کرنے سے کیوں منع کرتے ہیں، حالانکہ آپ نے خود بھی مسند لکھی؟ آپ نے جواب میں فرمایا: یہ کتاب میں نے لوگوں کی رہنمائی کے لئے لکھی ہے۔ جب سنت رسول ﷺ کے سلسلے میں لوگوں میں کوئی اختلاف رونما ہوگا تو وہ اس کی طرف رجوع کریں گے۔"

ان کے علاوہ اس دور میں بہت سے محدثین نے تالیفات کیں۔ یعنی عقائد، عبادات، اخلاقیات اور معاملات وغیرہ تمام عنوانات پر مؤلفات حدیث موجود ہیں۔

## صحاح ستہ کے مؤلفین کے ادوار

دوسری صدی ہجری کے پہلے نصف میں تصنیف، تالیف و ترتیب کی جو سرگرمیاں شروع ہوئی تھیں وہ تیسری صدی کے ابتدائی حصے میں ایک نئی علمی تحریک کو وجود میں لانے کا باعث بنیں۔ چنانچہ اس نتیجہ میں کئی کتابیں تصنیف کی گئیں جن سے طلباء حدیث استفادہ کرتے ہیں لیکن جن کتابوں کو امت مسلمہ میں زیادہ قبولیت حاصل ہوئی وہ درج ذیل ہیں:

### (۱) صحیح بخاری:

حضرت امام محمد بن اسماعیل بن ابراہیم البخاری رحمہ اللہ ۱۳ شوال ۱۹۴ھ بروز جمعہ پیدا ہوئے اور ۲۵۶ھ میں سمرقند کے قریب ایک گاؤں خرتنگ میں وفات پائی۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے طلب حدیث میں دو مرتبہ شام اور مصر کا دورہ کیا۔ چار مرتبہ بصرہ گئے۔ کئی مرتبہ کوفہ اور بغداد کا سفر کیا۔ علاوہ ازیں بلخ، سمرقند، نیشاپور، رے، بغداد، کوفہ، مکہ، مدینہ، واسط، عسقلان اور حمص کا سفر کیا۔

آپ نے بے مثال حافظہ پایا تھا۔ دس سال کی عمر سے پہلے حدیثیں یاد کرنا شروع کر دیں۔ ایک ہزار سے

[1] طبقات السبکی: ۲/ ۳۱، السیر: ۱۱/ ۱۸۱، ۳۲۹۔ [2] خصائص المسند للمدینی، ص: ۸۔